اخوان المسلمون، مصر اور احیاے اسلام

ڈاکٹر شائستہ پروین

مصر میں ۳۰ برسوں تک استبداد و آمریت کے بل پر حکومت کرنے والے صدر محمد حسنی مبارک کو آخر کار ۱۸ دنوں کے عوامی مظاہروں کے بعد ۱۱ فروری ۲۰۱۱ء کو استعفا دینا پڑا۔ مغربی میڈیا اور مغرب کے پروردہ عرب اخبارات و رسائل کے اسلام اور اسلامی تحریک کے خلاف زبردست منفی پروپیگنڈے کے باوجود ملک میں ہونے والے تین مراحل میں عوامی انتخابات کا نتیجہ ۲۰۱۲ء میں سامنے آیا، تو معلوم ہوا کہ 'اخوان المسلمون' نے ۴۷ فی صد (۲۳۵) اسمبلی نشستیں اور دوسری بڑی اسلامی جماعت 'النور' نے ۲۵ فی صد (۱۲۵) نشستیں حاصل کیں اور مغرب کے گماشتوں سیکولر رہنماؤں اور پارٹیوں کا صفایا ہوگیا۔ عوامی انتخابات میں اسلام پسندوں کی یہ عظیم الشان فتح ان کی ۸۲ سالہ تعمیری جدوجہد، فلاحی خدمات اور صبر آزما کوششوں کا نتیجہ ہے۔ شاہ فاروق سے لے کر حسنی مبارک تک سب نے اخوان المسلمون پر پابندی عائد کی اور اس کے کارکنوں کو مسلسل قید و بند اور تشدد کا نشانہ بنائے رکھا۔ ان کا جرم کیا ہے؟ ملک میں اسلامی نظام کے قیام کا مطالبہ۔ اور اس سے بڑا گناہ ہے ان کی خدمت خلق کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی عوامی مقبولیت اور اللہ پر ایمان و توکل۔

اخوان المسلمون کا قیام اس وقت عمل میں آیا جب مصر میں وطن پرستی، قوم پرستی اور مغرب پرستی شروع ہوگئی تھی اور روایتی اسلام اور تجدد کے درمیان ٹکراؤ شروع ہوگیا تھا، جس میں شیخ علی عبدالرازق کی[1] الاسلام واصول الحکم، ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی[2] الشعر الجاھلی، قاسم امین[3] کی تحریر المرأة اور المرأ ة الجدیدة نے خاص رول ادا کیا۔ جس میں سید جمال

الدین افغانی،[۴] مفتی محمد عبدہ،[۵] سید رشید رضا،[۶] مصطفیٰ صادق الرافعی،[۷] محمد فرید وجدی[۸] اور محبّ الدین الخطیب[۹] جیسے اسلام پسندوں کی کوششیں بظاہر دب کر رہ گئیں۔

۱- امام حسن البنّا شہید (۱۹۰۶ء-۱۹۴۹ء)

امام حسن البنّا کی قیادت میں ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۹ء تک اخوان ایک نظریے اور تحریک کی شکل میں ظاہر ہوئے[۱۰] اور پہلا دعوتی مرحلہ انتہائی خاموشی سے عمل میں آیا۔ دوسرا مرحلہ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک ہے۔ اس میں اخوان نے سیاسی میدان میں قدم رکھا، سماجی اور اقتصادی پروگراموں میں توسیع کی، ثقافتی اور جسمانی تربیت کا اہتمام کیا اور پورے ملک میں آزادی اور اسلام کا نعرہ بلند کیا۔ نتیجے کے طور پر حکومت کی نظروں میں کھٹکنے لگے اور انگریزوں نے ان کے بڑھتے قدموں کو روکنے کی کوشش کی۔ حکومت پر دباؤ ڈالا اور ہفتہ وار التعارف، الشعاع اور ماہنامہ المنار پر پابندی عائد کردی۔[۱۱] آپ کی قیادت میں تیسرا مرحلہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۸ء پر مشتمل ہے جس میں اخوان نے مصر کی سرحدوں سے نکل کر عالم عرب میں اپنی شاخیں قائم کیں۔ ۵مئی ۱۹۴۶ء کو الاخوان المسلمون کے نام سے تحریک نے پہلا روز نامہ شائع کیا، جس سے استعماری حلقوں میں ہلچل مچ گئی۔ انگریزوں کے مکمل انخلا کا مطالبہ ہوا اور ان سے براہِ راست تصادم ہوا۔ ۱۵مئی ۱۹۴۸ء کو عرب لیگ کے زیر اہتمام فلسطین میں عرب فوجیں اُتریں اور یہودیوں کے خلاف جہاد شروع ہوگیا۔ اخوان نے اس جنگ میں شجاعت و بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ وزیر اعظم نقراشی پاشا نے ۸دسمبر ۱۹۴۸ء کو مارشل لا آرڈی ننس نمبر ۶۳ کے ذریعے اخوان کو خلافِ قانون قرار دے کر پورے ملک میں تشدد کا ماحول پیدا کردیا اور خود ایک نوجوان کی گولی کا نشانہ بن گیا۔ نئے وزیر اعظم عبدالہادی پاشا کے دور میں اخوان کے ہزاروں کارکن گرفتار کرلیے گئے اور امام حسن البنا کو ۱۲فروری ۱۹۴۹ء کو خفیہ پولیس نے شبان المسلمین کے دفتر کے سامنے سر بازار شہید کردیا۔[۱۲]

۲- حسن بن اسماعیل الھضیبیؒ (۱۸۹۱ء-۱۹۷۲ء)

۱۷اکتوبر ۱۹۵۱ء کو اخوان نے ممتاز قانون دان حسن بن اسماعیل الھضیبی کو اپنا دوسرا مرشد عام منتخب کیا۔[۱۳] شیخ ھضیبی نے بحیثیت قائد، حکومتی جبر و تشدد کے ردعمل میں تحریک اسلامی کو جوابی تشدد

سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کی۔ قرآن وسنت کے دلائل پیش کیے اور اخوانی نوجوانوں کے ایک انتہا پسند گروہ کی تفہیم کے لیے آپ نے ایک کتاب دعاۃ لا قضاۃ (ہم داعی ہیں، داروغہ نہیں) تصنیف کی، اور تمام آزمایشوں سے گزرنے کے باوجود ملک میں اسلامی اور جمہوری اقدار کی بحالی پر ڈٹے رہے۔ ۲۶/اکتوبر ۱۹۵۴ء کو جمال عبدالناصر پر قاتلانہ حملے کا ڈراما اسٹیج کیا گیا، اور اس کا 'الزام' اخوان پر لگاتے ہوئے اس کے کارکن گرفتار کر لیے گئے جن کی تعداد ۵۰ ہزار تک پہنچی۔ ۷نومبر ۱۹۵۴ء کو فوجی عدالت نے چھے اخوانی رہنماؤں کو سزاے موت دے دی۔ وہ چھے رہنما یہ تھے: ۱- عبدالقادر عودہ، نائب مرشد عام، ۲- شیخ محمد فرغلی، مکتب الارشاد کے رکن رکین، ۱۹۵۱ء میں معرکہ سویز میں اخوانی دستوں کے کمانڈر، جن کے سر کی قیمت انگریزی فوج کی ہائی کمان نے ۵ ہزار پونڈ مقرر کی تھی، ۳- یوسف طلعت، شام کی تنظیم کے نگران اعلیٰ، ۴- ابراہیم الطیب، قاہرہ زون کی خفیہ تنظیم کے سربراہ، ۵- ہنداوی دویر ایڈووکیٹ، ۶- عبداللطیف۔

جولائی ۱۹۶۵ء میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں تقریباً ۲۰ ہزار سے ۵۰ ہزار تک اخوان جیلوں میں ڈال دیے گئے جن میں ۷۰۰ سے ۸۸۰ تک خواتین بھی شامل تھیں۔ مرشد عام حسن الہضیبی کو تین سال کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ طویل مدت تک قید و بند کی آزمایش سے رہا ہوئے تو ان کی صحت تیزی سے بگڑتی گئی اور ۱۹۷۲ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ شیخ الہضیبی کی زندگی میں اخوان المسلمون بڑے نازک مراحل سے دوچار ہوئی مگر مرشد عام کی فراست اور ایمانی استقامت نے تنظیم میں لغزش نہ آنے دی۔[۱۴]

۳- سید عمر تلمسانیؒ (۱۹۰۴ء-۱۹۸۶ء)

حسن الہضیبی کے انتقال پُرملال کے بعد اخوان کے باہم غور وخوض کے بعد سید عمر تلمسانی تیسرے مرشد عام مقرر ہوئے۔[۱۵] جمال عبدالناصر کے بعد محمد انور سادات کا دور مصر میں قدرے نرمی کا دور قرار دیا جاتا ہے۔ انھوں نے ناصری دور کی دہشت گردی اور ظلم وجور کا خاتمہ کیا اور اخوانی رہنماؤں اور دوسرے قیدیوں کو بتدریج جیل خانوں سے رہا کیا۔ سید عمر تلمسانی نے پورے دور میں تعلیمی اور تربیتی امور پر توجہ مرکوز رکھی۔ اسی دور میں الاخوان کی پالیسی سے اختلاف رکھنے والوں نے 'الجماعات الاسلامیہ' کے نام سے تنظیم بنائی۔[۱۶] اس کے رہنما ایک نابینا خطیب اور مبلغ

شیخ عمر عبدالرحمٰن تھے۔ حکومت نے اس کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے اس پر پابندی لگادی اور شیخ عمر عبدالرحمٰن گرفتار کر لیے گئے اور ہزاروں کارکنوں کو بھی گرفتار کرلیا گیا، بالآخر انھیں ملک چھوڑنا پڑا۔ ۱۹۷۹ء میں اسماعیلیہ میں الفکر الاسلامی کے موضوع پر سیمی نار ہوا، اس میں صدر مملکت نے اخوان پر اعتراضات والزامات کی بوچھاڑ کردی، جس کا سید تلمسانی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔[۱۷] ۱۹۸۱ء میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تو دوسری سیاسی پارٹیوں کے ساتھ اخوان بلاجواز نشانہ بنے۔ اخوان سے اختلاف رکھنے والے افراد کے ہاتھوں صدر سادات کے قتل کے بعد ملک کی باگ ڈور حسنی مبارک کے ہاتھوں میں آئی۔

۱۹۸۶ء میں مرشد عام کبرسنی اور نقاہت کے باعث جوارِ رحمت الٰہی میں چلے گئے۔

۴- استاذ محمد حامد ابو النصرؒ (۱۹۱۳-۱۹۹۶ء)

۱۹۸۶ء میں استاذ محمد حامد ابوالنصرؒ کو چوتھے مرشد عام کی ذمہ داری سونپی گئی۔[۱۸] استاذ محمد حامد کے ۱۰ سالہ دورِ قیادت میں اخوان نے سیاسی سطح پر غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ اپریل ۱۹۸۷ء کے پارلیمانی انتخابات میں حصہ لے کر مصری پارلیمنٹ میں ۳۶ اخوان امیدوار کامیاب ہوکر شامل ہوئے۔ ۱۹۸۹ء کی مجلس شوریٰ کے وسط مدتی اور مقامی انتخابات میں بھی اخوان نے حصہ لیا۔

۱۹۹۱ء میں اخبار الاھرام کے ایک ذیلی ادارہ سنٹر فار پولٹیکل اینڈ اسٹرے ٹیجک اسٹڈیز نے مصر کے سیاسی وسماجی حالات پر ایک معروضی تجزیہ پیش کیا۔ اس رپورٹ میں اسلامی قیادت کی مقبولیت اور اخوانی کارکنوں کے عوامی اثرات پر اضطراب کا اظہار کیا گیا تھا۔ ۱۹۹۵ء میں پارلیمانی انتخابات سے قبل ہی صدر حسنی مبارک نے اخوان کے ساتھ پھر داروگیر کا معاملہ کیا، اور بیش تر اخوانی رہنماؤں کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا۔ یہ واقعہ بھی تاریخ کا ایک اہم باب ہے کہ پہلی بار اس کیس میں ملک کے مختلف طبقوں اور تمام احزاب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ۳۵۰ وکیلوں نے اخوان کے دفاع کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا۔[۱۹]

استاذ محمد حامد ابوالنصرؒ کے دور میں اخوان نے خلیجی ممالک اور عالم اسلام کے مسائل پر بڑا جرأت مندانہ اور معتدل موقف اختیار کیا اور تمام حالات کا سنجیدہ تجزیہ کر کے اپنے نقطۂ نظر کا اظہار کیا۔ استاذ ابوالنصرؒ کا پہلا بیان کویت پر عراق کے حملے کے دن ۲؍اگست ۱۹۹۰ء کو ہی شائع ہوا، جس میں

عراقی جارحیت کی مذمت اور جان و مال کی تباہی پر اظہار افسوس کیا گیا تھا۔ ۲۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو مرشد عام نے امریکی حملے کے تیسرے دن ایک اور بیان جاری کیا جس میں امریکی حملے اور متحدہ فوجی قوتوں کی مذمت کے ساتھ اس بحران کا ذمہ دار عرب حکام کو قرار دیا۔ تیسرے مرحلے میں عرب حکومتوں سے عوام کو آزادیِ راے اور صحت مند شورائی نظام کے قیام کی درخواست کی۔

چوتھے مرشد عام استاذ محمد حامد ابوالنصرؒ نے ۱۰ سال اخوان المسلمون کی بھرپور قیادت کر کے ۲۹ شعبان ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۹۶ء کو عالم آخرت کی راہ لی۔[۲۰]

۵- استاذ مصطفی مشہورؒ (۱۹۲۱ء-۲۰۰۲ء)

استاذ ابوالنصرؒ کی تجہیز و تکفین سے فراغت کے بعد، تمام اخوانی رہنماؤں نے پانچویں مرشد عام کی حیثیت سے استاد مصطفیٰ مشہور کے نام پر اتفاق کر لیا۔[۲۱] استاد مصطفیٰ مشہور ایک ادیب، مصنف، صحافی اور خطیب بھی ہیں۔ ان کی دسیوں کتابیں اور سیکڑوں مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ استاد مصطفیٰ کا سب سے اہم فکری کارنامہ قضیۂ تکفیر کا تجزیہ ہے، یعنی اسلام کے انقلابی تصور کو نہ ماننے والوں اور اس کے تقاضوں کی تکمیل سے غفلت کرنے والوں کو کافر یا مشرک قرار دینا۔ اس مسئلے پر اخوان کے دوسرے مرشد حسن اسماعیل ہضیبی نے فقہی اور قانونی پس منظر میں کلام کیا ہے، مگر آپ نے دعوتی اور سماجی تناظر میں دلائل کے ساتھ بات کی ہے جس کے مختصر نکات یہ ہیں:

۱- دوسروں کے ایمان و اسلام کے بارے میں فیصلہ دینا کسی مسلمان پر واجب نہیں ہے۔

۲- ہر مسلمان کی جان و مال اور عزت و آبرو محترم ہے۔ اس پر حملہ کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔

۳- راہِ حق کی آزمایشیں انسانی غلطیوں کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ سنت الٰہی کا حصہ ہیں۔

۴- کفر کے فتووں سے عام مسلمانوں میں نفرت اور وحشت پیدا ہوتی ہے اور وہ دعوت کے دشمن بن جاتے ہیں۔

فاضل مصنف نے اس فکری انحراف کے اسباب پر مفصل گفتگو کی ہے، جن کا اختصار اس طرح ہے: (الف) سطحی اور سرسری علم (ب) اصول اور فروع میں عدم امتیاز (ج) افراط و تفریط (د) عجلت اور بے صبری (ہ) تربیت کے بجاے سیاسی طریقے پر زور (و) اشخاص اور قائدین پر انحصار۔

آپ کا انتقال ۸ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۴ نومبر ۲۰۰۲ء کو ہوا۔[۲۲]

۶- المستشار محمد مامون الہضیبیؒ (۱۹۲۱ء-۲۰۰۴ء)

استاد مصطفیٰ مشہور کی وفات کے بعد ان کے نائب مرشد عام محمد مامون الہضیبی چھٹے مرشد عام منتخب ہوئے۔[۲۳] اخوان المسلمون کا ابتدائی دور دعوت وتبلیغ کے ساتھ، کش مکش اور جہاد کا دور ہے۔ حسن الہضیبیؒ کا دور ابتلا و آزمایش کا دور ہے۔ شیخ عمر تلمسانیؒ کے دور سے سیاسی نظام میں تبدیلی ہوئی، حتیٰ کہ مصطفیٰ مشہورؒ کے دور میں وہ تبدیلی کا ماڈل بن گیا۔ اس منہج کو فکری اور عملی اور دوسرے محاذوں پر تقویت دینے میں محمد مامون کا بڑا نمایاں حصہ ہے۔ تقریباً ۱۴ مہینے تک مرشد عام کی ذمہ داری نبھانے کے بعد محمد مامون الہضیبی جمعۃ المبارک ۹ جنوری ۲۰۰۴ء میں انتقال فرما گئے۔

۷- استاذ محمد مہدی عاکف (۱۹۲۸ء)

ساتویں مرشد عام کی شکل میں اخوان نے استاد محمد مہدی عاکف کو منتخب کیا۔[۲۴] ۶ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰ راکتوبر ۲۰۰۴ء کو مہدی عاکف نے مصر میں سیاسی اصلاحات کی دعوت دی اور افغانوں، عراقیوں اور فلسطینی عوام کی جدو جہد اور آزادی کی بھرپور حمایت کی۔ ملک کے اندرونی بحران پر مرشد عام نے گہری تشویش ظاہر کی۔ ۸ دسمبر ۲۰۰۵ء کے پارلیمانی انتخابات میں محمد مہدی عاکف کی سربراہی میں اخوان المسلمون کے سیاسی کارکنوں نے آزاد امیدوار کی حیثیت سے حصہ لیا اور اپنی حیران کن فتح سے مغربی میڈیا اور عرب دنیا کو ششدر کر دیا۔ اسلام پسندوں کی اس انتخابی پیش رفت نے صدر حسنی مبارک، امریکا اور دوسرے ملکوں کی حکومتوں کو شش و پنج میں مبتلا کر دیا۔[۲۵]

مرشد عام محمد مہدی عاکف کی سربراہی میں اخوان المسلمون مصر اور عالمِ عرب میں احیاے اسلام کی جدو جہد میں مصروف رہی۔ بدلتے حالات میں دعوت و اقامتِ دین کی نئی راہیں انھوں نے تلاش کیں۔ آج وہ پورے اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ اسلامی معاشرے کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ آخر کار ۱۶ رجنوری ۲۰۱۰ء کو مرشد عام محمد مہدی عاکف نے اپنی خرابی صحت کی بنا پر انتخاب عام کروایا اور نئے مرشد کے ہاتھوں میں تنظیم کی باگ ڈور سونپ دی۔

۸-ڈاکٹر محمد البدیع

اخوان المسلمون کے نومنتخب آٹھویں مرشد عام ڈاکٹر محمد البدیع نے گذشتہ ایام میں ہزاروں

گرفتار ہونے والے افراد پر اظہار افسوس کیا۔[۲۶] ان قید و بند کی صعوبتوں کے باوجود ڈاکٹر محمد البدیع نے ۱۶ جنوری ۲۰۱۰ء کو اپنے انتخاب کے بعد پہلے خطاب میں کہا: ''اخوان کبھی حکومت کے حریف اور دشمن نہیں رہے۔ ہم کبھی مخالفت براے مخالفت پر یقین نہیں رکھتے۔ خیر میں تعاون اور شر کی مخالفت کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے اور ہم اسی بنیاد پر حکومت کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھاتے ہیں''۔

اپنی پوری زندگی میں اللہ کی عبادت کرنا اور زندگی کے تمام شعبوں کو اس کی روشنی سے منور کرنا صرف اور صرف اخوان کی دعوت تھی۔ ۱۹۲۸ء میں قاہرہ میں پانچویں کانفرنس میں اخوان کے مشن اور دعوت کا تعارف کراتے ہوئے حسن البنّا نے فرمایا: ''الاخوان المسلمون ایک سلفی دعوت ہے۔ اس لیے کہ اخوان اسلام کی ابتدائی صورت کی طرف پلٹنے کی دعوت دیتے ہیں اور کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کے اصل سرچشموں کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ ایک سنی مسلک بھی ہے، کیوں کہ ان تمام چیزوں میں بالخصوص عقائد و عبادات میں لوگ سنت رسولؐ پر گامزن ہیں۔

- یہ اہلِ تصوف کا ایک گروہ بھی ہے، کیوں کہ یہ خیر کی اساس، دل کی طہارت، نفس کی پاکیزگی، عمل پر مداومت، مخلوق سے درگزر، اللہ کے لیے محبت اور نیکی کے لیے یگانگت کو ضروری سمجھتی ہے۔

- یہ ایک سیاسی تنظیم بھی ہے، کیوں کہ اس کا مطالبہ ہے کہ حکومت کی اصلاح کی جائے، اس کی خارجہ پالیسی میں ترمیم کی جائے، رعایا کے اندر عزت و احترام کی روح پھونکی جائے اور آخری حد تک ان کی قومیت کی حفاظت کی جائے۔

- یہ ایک علمی و ثقافتی انجمن بھی ہے، اس لیے کہ اخوان کے کلب فی الواقع تعلیم و مذہب کی درس گاہیں اور عقل و روح کو جلا دینے کے ادارے ہیں۔

- یہ ایک معاشرتی اسکیم بھی ہے، کیوں کہ یہ معاشرے کی بیماریوں پر دھیان دیتی، ان کا علاج دریافت کرتی اور امت کو صحت مند رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس طرح تصور اسلام کی جامعیت نے ہماری فکر کو اصلاحی پہلوؤں کا جامع بنا دیا ہے۔ چنانچہ اخوان نے ملک کے ہر طبقے کے لیے ہمہ جہتی خدمات انجام دیں۔ اخوان نے ایک طرف تعلیم یافتہ طبقے پر توجہ دی، تو دوسری طرف کسانوں اور مزدوروں کے طبقوں میں سرگرمیاں تیز کر دیں۔

قرآن وحدیث سے اسلام کا صحیح اور جامع تصور پیش کیا۔ طلبہ اور اساتذہ کے اندر دین کی روح پھونکی جس سے ہوا کا رخ ہی بدل گیا اور اہل علم وادب اسلامی نظام کی قصیدہ خوانی میں لگ گئے کہ:

''اسلام عقیدہ بھی ہے اور عبادت بھی، وطن بھی ہے اور نسل بھی، دین بھی ہے اور ریاست بھی، روحانیت بھی ہے اور عمل بھی، قرآن بھی ہے اور تلوار بھی''۔

میدان صحافت بھی اخوان کی توجہ کا مرکز رہا۔ روز نامہ اخوان المسلمون، ماہنامہ المنار، ہفت روزہ التعارف، الشعاع، النذیر، الشھاب، الدعوۃ، المباحث جاری کیے۔ تعلیم کے میدان میں اخوان کی خدمات وسیع پیمانے پر ہیں۔ مثلاً لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے علیحدہ فنی درس گاہیں قائم کرنا، مزدوروں اور کسانوں کے لیے شبینہ مدارس جاری کرنا، کمسن مزدور بچوں کے لیے تعلیم وتربیت کے شعبے قائم کرنا، صنعتی تعلیم کے مراکز قائم کرنا۔ اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لیے معاشی کمپنیاں قائم کیں۔ طبی خدمات کے پیش نظر صرف قاہرہ میں ۱۷ شفاخانے تھے۔ زراعت کے میدان میں بھی قابل قدر خدمات انجام دیں، نیز معاشرتی خدمات کے لیے ایک مستقل بورڈ قائم تھا۔[۲۷]

اخوان المسلمون کی جماعت میں ایسے مصنف پیدا ہوئے جنھوں نے جملہ مسائل پر اسلام کی مدلل اور بے لاگ ترجمانی کی۔ ان ادیبوں نے مصر کے علاوہ شام، لبنان، سعودی عرب، کویت، قطر، عراق، فلسطین، اردن عالم عرب اور عالم اسلام کے دوسرے ملکوں میں اپنی تحریروں کے تراجم کے ذریعے ہندو پاک کی اسلامی فکر کے ارتقا پر اپنے اثرات مرتب کیے۔

سید قطبؒ (۱۹۰۶ء-۱۹۶۶ء)

پورا نام سید قطب ابراہیم شاذلی تھا۔ ۶/اکتوبر ۱۹۰۶ کو بالاے مصر کے اسیوط شہر کے گاؤں موشا میں پیدا ہوئے۔ والد ابراہیم قطب، مصطفیٰ کامل کی پارٹی الحزب الوطنی کے رکن تھے۔ دارالعلوم قاہرہ سے بی اے ایجوکیشن کی ڈگری حاصل کی۔ ایجوکیشن میں ایم اے کی ڈگری امریکا کے ولسنز ٹیچرز کالج سے لی۔ امریکا کے قیام میں آپ نے مغربی تہذیب کی بربادی کا بچشم خود مشاہدہ کیا اور اسلام پر ان کے ایمان وایقان میں اضافہ ہوا۔

ابتدا میں طٰہٰ حسین، عباس محمود العقاد اور احمد حسن الزیات سے بڑے متاثر تھے، مگر بعد میں

ان کے اسلوب اور افکار کے مخالف اور ناقد بن گئے۔ ۱۹۵۳ء میں الاخوان المسلمون کے مدیر رہے، مکتب الارشاد کے رکن منتخب ہوئے۔ بیت المقدس میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس میں شرکت کی۔ معاشرتی بہبود کے سرکل کی طرف سے مختلف موضوعات پر لیکچر دیے۔ انھیں ۲۹ راگست ۱۹۶۶ء کو پھانسی دی گئی۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۲۲ ہے: ○فی ظلال القرآن ○العدالة الاجتماعية فی الاسلام ○مشاهد القيامة فی الاسلام ○التصوير الفنی فی القرآن ○الاسلام العالمی والاسلام ○المدينة المسحورة ○القصص الدينية ○حلم الفجر ○الشاطئی المجهول[۲۸]

عبدالقادر عودة (م:۱۹۵۴ء)

ممتاز قانون دان شیخ عبدالقادر عودہ، اخوان المسلمون کے رہنما تھے۔ شاہ فاروق کے زمانے میں مصری عدالت کے جج مقرر ہوئے، مگر غیرالٰہی قانون کے مطابق فیصلوں کے نفاذ کے سبب اس منصب سے استعفا دے دیا۔ موصوف متعدد کتابوں کے مصنف تھے، لیکن آپ کی کتاب التشريح الجنائی الاسلامی (اسلام کا قانون فوجداری) نے سب سے زیادہ شہرت پائی۔ آپ کی دیگر تصانیف اس طرح ہیں: ○الاسلام وأضاعنا القانوية (اسلام اور ہمارا قانونی نظام) ○الاسلام وأوضاعنا السياسية (اسلام اور ہماراسیاسی نظام) ○المال والحكم فی الاسلام (اسلام میں مالیات اور حکمرانی کے اصول) ○الاسلام حائر بين جهل أبنائه وعجز علمائه (اسلام اپنے فرزندوں کی جہالت اور اپنے علما کی کوتاہ دستی پر حیران ہے![۲۹] دسمبر ۱۹۵۴ء میں جن چھے اخوانی رہنماؤں کو پھانسی کی سزا دی گئی ان میں عبدالقادر عودہ شہید بھی تھے۔

مصطفٰی محمد الطحان

۱۹۳۸ء میں لبنان میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں استنبول یونی ورسٹی ترکی سے کیمیکل انجینیرنگ میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء میں عالم عرب میں موجودہ استنبول یونی ورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ کی تنظیم قائم کی اور انھیں احیاے اسلام کے لیے جد وجہد کرنے پر اُبھارا۔ الاتحاد اسلامی العالمی للمنظمات الطلابیه (IIFSO) کویت کی تاسیس میں پیش پیش

رہے۔ ۱۹۸۰ء میں اس تنظیم کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔

فکر اسلامی اور دعوتی و جہادی تحریکات پر بیسیوں کتابیں لکھیں، جن میں سے چند یہ ہیں:
○الفکر الحرکی بین الا صالة والانحراف (تحریکی فکر۔ بنیاد پرستی اور انحراف کے درمیان) ○الحرکة الاسلامیه الحدیثة فی ترکب (ترکی میں جدید اسلامی تحریک) ○القومیة بین النظریه والتطبیق (قومیت: نظریہ اور نفاذ) ○النظام الاسلامی منهاج متفرد (اسلام: ایک منفرد نظام) ○المرأة فی موکب الدعوة (دعوت دین اور خواتین) ○نظرات فی واقع المسلمین السیاسی (مسلمانوں کی سیاسی صورت حال پر چند مباحث)[30]

ڈاکٹر طٰہٰ جابر العلوانی

آپ ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء میں عراق میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء میں جامعۃ الازہر قاہرہ سے کلیۃ الشرعیہ سے بی اے، ایم اے اور اصول الفقہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اسلامی فقہ آپ کی دل چسپی کا خصوصی موضوع ہے۔ آپ کی تصانیف اس طرح ہیں: ○الاجتهاد والتقلید فی الاسلام (اسلام میں اجتہاد اور تقلید) ○ حقوق المتهم فی الاسلام (اسلام میں ملزم اور متہم کے حقوق) ○ادب الاختلاف فی الاسلام (اسلام میں اختلاف کے اصول) ○اصول الفقه الاسلامی منهج بحث و معرفة (اسلامی فقہ کے اصول اور منہاجیات) ○الأزمة الفکریة المعاصرة (معاصر فکری بحران)[31]

ڈاکٹر عماد الدین خلیل

موصوف عراق کے شہر الموصل میں ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ جامعہ شمس قاہرہ سے ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء میں تاریخ اسلامی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آج کل صلاح الدین یونی ورسٹی اردبیل عراق کے آرٹس کالج میں اسلامی تاریخ، منہاجیات و فلسفۂ تاریخ کے پروفیسر ہیں۔ آپ ۵۰ سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں اور سیکڑوں مقالات و مضامین لکھ چکے ہیں۔ آپ کی چند کتابیں یہ ہیں: ○آفاق قرآنیه (قرآن آفاق) ○ العلم فی مواجهة المادیة (سائنس مادیت کے مقابلے میں) ○ حول اعادة تشکیل العقل المسلم (فکر اسلامی کی تشکیل

جدید) ○التفسیر الاسلامی للتاریخ (تاریخ کی اسلامی تفسیر) ○ دراسة فی السیرة (سیرت طیبہ پر ایک مطالعہ)[۳۲]

ڈاکٹر عبدالحمید احمد ابو سلیمان

سعودی عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں شوال ۱۳۵۵ھ/ دسمبر ۱۹۳۶ء میں آپ پیدا ہوئے۔ قاہرہ کالج آف کامرس سے پولیٹیکل سائنس میں بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ۱۹۷۳ء میں پنسلوانیا یونی ورسٹی سے اسلام اور بین الاقوامی تعلقات کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کی اہم تحریریں یہ ہیں: ○قضية المنهجية فی الفكر الاسلامی (فکر اسلامی میں منہاجیات کا مسئلہ) ○أزمة العقل المسلم (فکر اسلامی کا بحران)[۳۳]

ڈاکٹر فتحی یکن

آپ کی پیدایش طرابلس میں ۱۹۳۳ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم المعهد الامریکی سے حاصل کی۔ ۱۹۷۳ء میں آپ نے کراچی یونی ورسٹی پاکستان سے اسلامک اسٹڈیز میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۹۲ء میں لبنان کی پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوئے۔ دعوت وتحریک الاسلام کے مختلف موضوعات پر آپ کی دو درجن سے زائد کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ چند کتابوں کے نام یہ ہیں: ○الاسلام فكرة وحركة وانقلاب (اسلام، نظریۂ تحریک اور انقلاب) ○ التربية الوقائية فی الاسلام (اسلام میں احتیاطی تربیت کا تصور) ○مشكلات الدعوة والداعية (دعوت اور داعیان کرم کے مسائل) ○الصحوة الاسلاميه مقوماتها ومعوقاتها (اسلامی بیداری، فرائض اور رکاوٹیں)[۳۴]

ڈاکٹر سعید رمضانؒ (۱۹۲۶ء-۱۹۹۵ء)

ڈاکٹر سعید رمضان مصر کے شہر طنطا میں ۱۲/اپریل ۱۹۲۶ء کو پیدا ہوئے۔ اخوانی رہنما اور عالم ڈاکٹر البہی الخولی کے ہاتھوں آپ کی تعلیم وتربیت ہوئی۔ نوجوانی میں جلاوطنی کے چند برس کراچی، پاکستان میں گزارے، جہاں پر جماعت اسلامی اور اسلامی جمعیت طلبہ سے قربت پیدا ہوئی۔ آپ نے ۱۹۵۹ء میں کولون یونی ورسٹی جرمنی سے قانون میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ڈاکٹر رمضان نے عالمِ عرب، عالمِ اسلام اور یورپ کے بیش تر ملکوں میں اخوان کی فکر، طریق کار اور اصولوں کو عام کیا۔ مجلّہ شہاب کے بعد قاہرہ سے ماہنامہ المسلمون نکالا۔ آپ کی چند کتابوں کے نام یہ ہیں: ❍Three Major Problems Confronting the World of Islam (عالم اسلام کو درپیش تین اہم مسائل)[۳۵] ❍Islamic Law:Its Scope and Equity (اسلامی قانون: امکانات اور اطلاق)

پروفیسر محمد قطب

استاذ محمد قطب سید قطب شہید کے چھوٹے بھائی ہیں۔ پیدایش اسی خانوادہ میں ۲۶/اپریل 1919ء کو ہوئی۔ قاہرہ یونی ورسٹی سے انگریزی زبان اور جدید علوم کی تحصیل کی۔ اس کے بعد ایجوکیشن میں ڈپلوما اور ایجوکیشن سائیکالوجی کا کورس مکمل کیا۔

پروفیسر قطب کا میدان کار ادب اور تصنیف کا رہا۔ آپ نے اسلام، دعوت اسلامی اور مسلمانان عالم کے موضوعات پر دو درجن سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں سے چند اہم کتابوں کے نام یہ ہیں: ❍الانسان بین المادیۃ والاسلام (انسان مادہ پرستی اور اسلام کے درمیان) ❍منہج الفن الاسلامی (اسلامی فن کی منہاجیات) ❍فی النفس والمجتمع (نفسیات اور معاشرے کا مطالعہ) ❍التطور والثبات فی الحیاۃ البشریۃ (انسانی زندگی میں جمود اور ارتقا) ❍قبسات من الرسول (رسول اکرمؐ کی تعلیمات کی چند جھلکیاں)[۳۶]

زینب الغزالیؒ (۱۹۱۷-۲۰۰۵ء)

اخوان المسلمون کی اہم ادیبہ و مصنفہ کی پیدایش ۲ جنوری ۱۹۱۷ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر میں اور ثانوی تعلیم کے لیے سرکاری اسکول میں داخلہ لیا، جہاں سے علم حدیث، تفسیر اور دعوہ میں سرٹیفکیٹ حاصل کیے۔ ۱۸ سال کی عمر میں ۱۹۳۶ء میں آپ نے 'جماعۃ السیدات المسلمات' کی بنیاد رکھی۔ آپ کی خودنوشت ایام من حیاتی (رودادِ قفس، ترجمہ: خلیل احمد حامدی) قید و بند کے ایام سے متعلق ہے۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد اخوان کے ترجمان الدعوۃ، اور دوسرے رسالہ لواء الاسلام کے ذریعے قلمی جہاد کا سلسلہ جاری رکھا۔ عالم اسلامی کی یہ معروف معلّمہ،

مبلغہ ۸/اگست ۲۰۰۵ء کو خالق حقیقی سے جاملیں۔[۳۷]

شیخ محمد الغزالیؒ (۱۹۱۷ء-۱۹۹۶ء)

مصر کے ممتاز عالم ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۷ء میں بحیرہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ محمد الغزالی نے ۱۹۴۱ء میں جامعۃ الازہر سے فراغت حاصل کی۔ مصر میں مساجد کونسل کے ڈائریکٹر، اسلامی دعوۃ کے ڈائریکٹر جنرل اور وزارت اوقاف میں انڈر سکریٹری کی حیثیت میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ شیخ محمد الغزالی نے کم وبیش ۴۰ کتابیں تصنیف کیں۔ چند اہم کتابوں کے نام یہ ہیں: ○ تأملات فی الدین والحیاۃ (دین اور زندگی کے چند مسائل پر غور وفکر) ○رکائز الایمان بین العقل والقلب (عقل وقلب کے درمیان ایمانی ذخیرے) ○عقیدہ المسلم (مسلم کا عقیدہ) ○الاسلام والطاقات المعطلۃ (اسلام اور معطل قوانین) ○من ھنا نعلم (یہاں سے ہمیں علم حاصل ہوتا ہے)[۳۸]

ڈاکٹر مصطفیٰ السباعیؒ (۱۹۱۵-۱۹۶۴ء)

شیخ مصطفیٰ السباعی علما کے خانوادہ میں شہر حمص میں پیدا ہوئے۔ جامعۃ الازہر میں داخلہ لے کر آپ نے مصر کی اسلامی وسیاسی جدو جہد میں بھر پور حصّہ لیا۔ آپ کی کتابیں اس طرح ہیں: ○اشتراکیہ الاسلام (اسلام کا تصور اشتراکیت) ○السیرۃ النبویۃ .دروس و عبر (سیرت نبویؐ ، عبرت ونصیحت کا خزینہ) ○من روائع حضارتنا (ہماری تہذیب کے تابناک پہلو) ○المرأۃ بین الفقہ والقانون (عورت اسلامی فقہ اور جدید قوانین کے تناظر میں)۔ آپ نے تین معروف علمی جرائد کی ادارت کے فرائض انجام دیے ○المنار ○المسلمون ○حضارۃ الاسلام۔[۳۹]

عبدالبدیع صقر

عبدالبدیع صقر ابراہیم، اخوان المسلمون کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ ۱۹۳۶ء میں امام حسن البنا سے ملاقات ہوئی تو ان کی فکر اور شخصیت کے اسیر ہو کر رہ گئے۔ شیخ صقر نے ۱۹۴۰ء میں اپنی معروف کتاب کیف ندعوا الناس؟ تصنیف کی اور دعوت دین کے طریقۂ کار پر کھل کر گفتگو کی۔ آپ نے انفرادی تزکیہ وتربیت پر زیادہ زور دیا اور اسے کلیدِ انقلاب قرار دیا۔ چند

تصانیف کے نام یہ ہیں: ○لأخلاق للبنات (لڑکیوں کا اخلاق) ○التجوید و علوم القرآن (تجوید اور علوم قرآن) ○التربیة الأساسیة للفرد المسلم (مسلمان کی بنیادی تربیت) ○رسالة الایمان ○الوصایا الخالدة (دائمی نصیحتیں)۔[40]

عبد الفتاح ابو غدّہؒ (۱۹۱۷ء-۱۹۹۷ء)

شیخ عبدالفتاح بن محمد بشیر بن حسن ابوغدّہ شمالی شام کے شہر حلب الشہباء میں ایک دین دار تاجر گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اسی شہر میں المدرسۃ العربیۃ الاسلامیہ میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے کلیۃ الشریعۃ جامعۃ الازہر میں داخل ہوئے اور ۱۹۴۴-۱۹۴۸ء میں وہاں سے فارغ التحصیل ہوئے۔ دعوتی و تبلیغی میدان میں شیخ ابو غدّہ کی شخصیت بڑی ممتاز تھی۔ آپ کی چند مشہور کتابیں یہ ہیں: ○ العلماء العزاب الذین أ ثر والعلم علی الزواج (شادی پر علم کو ترجیح دینے والے علما) ○قیمة الزمن عند العلماء (علما کے نزدیک وقت کی قدر و قیمت) ○الرسول المعلم وأسا لیبه فی التعلیم (معلم انسانیت اور ان کے تعلیمی طریقے) ○امراء المومنین فی الحدیث (مسلمان حکمران حدیث کی روشنی میں)۔[41]

محمد محمود الصوافؒ (۱۹۱۵ء-۱۹۹۲ء)

محمد محمود الصواف اوائل شوال ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۵ء شمالی عراق کے شہر الموصل میں پیدا ہوئے۔ آغاز عمر ہی سے طلب علم کے بڑے دل دادہ تھے۔ علوم شریعت کی تحصیل کے لیے جامعۃ الازہر کا رُخ کیا اور چھے سالہ نصاب کی تکمیل تین سال ہی میں کر ڈالی۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ مطابق ۹/اکتوبر ۱۹۹۲ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ موصوف نے مختلف علمی و دینی موضوعات پر متعدد کتابیں لکھیں چند کے نام یہ ہیں: ○المسلمون و علم الفلك (علم فلکیات اور مسلمان) ○القیامة رای العین (قیامت کا چشم دید منظر) ○زوجات النبی الطاهرات (اُمہات المومنینؓ) ○رِحلاتی الی الدیار الاسلامیه (سفرنامہ عالم اسلام)۔[42]

ڈاکٹر نجیب الکیلانی (۱۹۳۱ء-۱۹۹۵ء)

ڈاکٹر نجیب الکیلانی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں ایک مصری گاؤں شرشابہ میں ایک کسان خاندان

میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۹ء میں طنطا سے ثانویہ کا سرٹیفکٹ حاصل کیا۔ پھر میڈیکل کالج قاہرہ یونی ورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۰ء میں طب کی ڈگری حاصل کی۔ طبابت کے پیشے کے ساتھ تعمیری، بامقصد ناول، ڈرامے اور قصے بھی برابر لکھتے رہے۔ ڈاکٹر کیلانی نے ۷۰ سے زائد کتابیں لکھیں۔ ناول، قصوں کے ساتھ شعر، تنقید، فکر اسلامی اور طب کے تمام پہلوؤں پر قلم اٹھایا ہے۔ تصانیف: ارض الانبیاء، لیالی ترکستان، عمالقة الشمال وغیرہ اور تاریخی ناول میں مملکته الغیب، امرأة عبدالمتجلی، أقوال ابوالفتوح الشرقاوی بہت اہم ہیں۔ شاعری کے میدان میں عصر الشہدا ،أغانی الغرباء ،مدینة الکبائر وغیرہ اور تنقید میں الاسلامیه والمذاهب الأدبیة ، مدخل الی الادب الاسلامی اور علی أسوار دمشق ، علی ابواب خیبر وغیرہ ڈرامے بڑے قابل قدر ہیں۔[۴۳]

اسلامی تحریک کی کامیابی کے لیے عمدہ نظم و نسق اور جامع مکمل منصوبہ بندی ناگریز ہے۔ یہ دونوں اوصاف حالات کے تھپیڑوں، شدائد و مظالم کے طوفان کا جم کر مقابلہ کر سکتے ہیں اور کامیابی سے ہم کنار کرتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں اسلامی تحریکوں نے اس پہلو پر خصوصی توجہ دی ہے:

۱- تمام اسلامی تحریکوں نے تربیت و تزکیہ کے تمام پہلوؤں پر کافی توجہ دی ہے۔ تربیتی کارگاہوں کا انعقاد، عربی، اردو، انگریزی اور دوسری مقامی و بین الاقوامی زبانوں میں تربیتی کتب کی تصانیف اور ایک زبان سے دوسری زبان میں تراجم اس کا اہم حصّہ ہیں۔ الاخوان المسلمون کی تربیتی ادبیات میں تزکیہ و تربیت سے متعلّق کتب کی ایک طویل فہرست ہے۔

۲- اسلامی تحریکات میں فرد کی تربیت کی بنیادی اہمیّت ہے، کیوں کہ اسلامی شریعت کا خطاب سب سے پہلے فرد سے ہے، اور افراد کی اصلاح و تزکیے کے ذریعے صالح اجتماعیت وجود میں آسکتی ہے۔

۳- الاخوان المسلمون کے بانی شیخ حسن البنا شہیدؒ نے بیعت کے ۱۰ ناگزیر اجزا پر زور دیا ہے جو دراصل اسلامی شخصیت کے عناصر ترکیبی ہیں: ۱-فہم ۲-اخلاص ۳-عمل ۴-جہاد ۵-قربانی ۶-اطاعت کیشی ۷-ثابت قدمی ۸-یکسوئی ۹-بھائی چارہ ۱۰-باہمی اعتماد۔

۴- اخوان المسلمون نے فرد کے اخلاقی و روحانی تزکیے کے لیے جو نظام ترتیب دیا ہے

اس میں متصوفانہ اصطلاحات سے اجتناب کرتے ہوئے عام فہم اور آسان الفاظ میں فرد کے اخلاقی اوصاف ومحاسن سے بحث کی ہے۔

۵- جماعت اسلامی ہندستان، پاکستان، بنگلہ دیش نے فرد کی تربیت وتزکیہ کا جو نظام ترتیب دیا، اس میں بنیادی اہمیت قرآن وحدیث کے براہ راست مطالعے کو حاصل رہی۔ مولانا مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن، مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر تدبرقرآن اور سید قطب کی تفسیر فی ظلال القرآن کے اُردو ترجموں نے کارکنوں کی تربیت پر زبردست اثرات مرتب کیے۔

۶- الاخوان المسلمون کے تربیتی نظام میں اوراد و اذکار کا اہتمام، وظائف، نوافل، اور تہجد گزاری شامل تھے۔ اور 'احتسابی چارٹ' کی خانہ پری تزکیۂ نفس کے لیے ضروری قرار دے دی گئی تھی۔

مقالہ نگار شعبہ علومِ اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، بھارت میں استاد ہیں

حواشی و تعلیقات

۱- شیخ علی عبدالرازق (۱۸۸۸ء-۱۹۶۶ء) کی مشہور تصنیف: الاسلام وأصول الحکم بحث فی الخلافة والحکمة فی الاسلام قاہرہ سے ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی۔

۲- ڈاکٹر طٰہٰ حسین (۱۸۸۹ء-۱۹۷۱ء) مصر کے مشہور ناول نگار۔ الشعر الجاھلی کے علاوہ مستقبل الثقافة فی مصر بھی آپ کی کتاب ہے جس میں مغرب کی تقلید پر بڑا زور دیا گیا ہے

۳- قاسم امین (۱۸۶۳-۱۹۰۸ء) مصر کے معروف ادیب جن کو 'محرر المرأة' کا خطاب دیا گیا۔

۴- سید جمال الدین افغانی (۱۸۳۸ء-۱۸۹۷ء) افغانستان کے شہر اسد آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کتابیں تاریخ الافغان، رسالة الردّ علی الدھر یین طبع ہوچکی ہیں۔

۵- مفتی محمد عبدہٗ (۱۸۴۹ء-۱۹۰۵ء)۔ رسالة التوحید، رسالہ الواردات، الاسلام و النصرانیة مع العلم والمدینة آپ کی اہم تصنیفات ہیں۔ اسکندریہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

۶- سید محمد رشید رضا (۱۸۶۵ء-۱۹۳۵ء) نداء للجنس اللطیف، یسرا لاسلام وأ صول التشریع العام، الوھا بیون والحجاز آپ کی اہم کتابیں ہیں۔

۷- مصطفیٰ صادق الرافعی (۱۸۸۱ء-۱۹۳۷ء) اعجاز القرآن البلاغة والنبوته اور تحت رأیة القرآن، ان کی معروف تصانیف ہیں۔ آپ کی طنطا میں وفات ہوئی۔

۸- محمد فرید وجدی (۱۸۷۸ء-۱۹۵۴ء) کی پیدایش اسکندریہ میں ہوئی۔ دائرة معارف القرآن، الرابع عشر العشرین آپ کا علمی اور تحقیقی کارنامہ ہے۔

۹- محبّ الدین الخطیب (۱۸۸۶ء-۱۹۶۹ء)، کتب: تاریخ مدینة الزهراء بالأندلس، الرعیل الاول فی الاسلام ، اتجاه الموجات، الشریة فی جزیره العرب۔

۱۰- شیخ حسن البنا کے احوال کے لیے، پڑھیے: امام حسن البنا، ایک مطالعه، مرتبہ: عبدالغفار عزیز، سلیم منصور خالد، ۲۰۱۱ء، منشورات، منصورہ، لاہور، پاکستان

۱۱- خلیل احمد حامدی، اخوان المسلمون، تاریخ دعوت، خدمات، ۱۹۸۱ء ص ۴۳-۴۴

۱۲- انور الجندی، حسن البنا الداعیة، الامام المجد اردو ترجمہ محمد سمیع اختر حسن البنا شہید، ۱۹۹۱ء، ص ۳۱۸۔

۱۳- حسن الہضیبی مصری کالج سے قانون کی ڈگری لی ۲۷ سالوں تک جج کے فرائض انجام دیے۔

۱۴- خلیل احمد حامدی حوالہ بالا، ص ۱۲۷

۱۵- سید عمر تلمسانی ۴ر نومبر ۱۹۰۴ء کو قاہرہ کے علاقہ غوریہ میں پیدا ہوئے۔ بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد یونی ورسٹی لا کالج میں داخل ہوئے۔

۱۶- The Oxford Encyclopaedia of the Modern Islamic World, 1995. vol2,p.354-356,article on Al Jamaat,at-Islamia

۱۷- سید عمر تلمسانی ، یادوں کی امانت، (ترجمہ: حافظ محمد ادریس) مدینہ پبلشنگ سینٹر، دہلی، ۱۹۹۳ء، ص ۳۵۷-۳۵۹

۱۸- استاذ محمد حامد ابوالنصرؒ فریدی، ۱۹۱۳ء میں مصر کے شہر منفلوط میں پیدا ہوئے۔

۱۹- ہفت روزہ المجتمع کویت، شمارہ ۱۱۷۸، ۵ر دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۳۰-۳۲

۲۰- حاضر العالم الاسلامی عام ۱۹۲۲م، المرکز العالمی للکتاب الاسلامی، کویت، ص ۹۷-۹۸

۲۱- استاذ مصطفیٰ مشہور، قاہرہ کلیة العلوم سے فلکیات اور رصد کاری میں گریجویشن کیا۔

۲۲- عبیداللہ فہد فلاحی، اخوان المسلمون ، القلم پبلی کیشنز، کشمیر، ۲۰۱۱ء، ص ۳۹-۴۳

۲۳- آپ کے والد حسن اسماعیل الہضیبی نامور قانون دان تھے۔ ۲۸ مئی ۱۹۲۱ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔ کلیة الحقوق سے گریجویشن کے بعد مصر کی عدالت میں بحیثیت جج تقرر ہوا۔

۲۴- استاذ محمد مہدی عاکف ۲۱ر جولائی ۱۹۲۸ء کو مصری ڈیلٹا کے قہلیہ خطہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں فیزیکل ہیلتھ ایجوکیشن کالج سے گریجویشن کی تکمیل کی۔

۲۵- *The Guardian*، *Egypt's New Dilemma*، لندن، ۹ دسمبر ۲۰۰۵ء

۲۶- ڈاکٹر محمد البدیع۔ مصری سائنسی انسائیکلوپیڈیا کے مطابق عرب دنیا میں پتھالوجی میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔
۲۷- خلیل احمد حامدی، اخوان المسلمون، تاریخ دعوت خدمات، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی
۲۸- عبداللہ فہد فلاحی۔ سید قطب شہید کی حیات وخدمات کا تجزیہ، دہلی، ۱۹۹۳ء
۲۹- خلیل احمد حامدی، اخوان المسلمون، ص ۸۷
۳۰- مصطفیٰ محمد الطحان، وسط ایشیا میں اسلام کا مستقبل، ترجمہ ڈاکٹر عبیداللہ فلاحی، ۱۹۹۶ء
۳۱- Taha Jabir al-Alwani, Ijtihad, International Institute of Islamic Thought, Herndon, USA,1993.P32
۳۲- عماد الدین خلیل، مدخل الی اسلامیة المعرفة مع مخطط مقترح ا لا سلامية علم التاريخ المعهد العالمی للکفر الاسلامی، ہیرنڈن امریکا ۱۹۹۱ء ص ۲
۳۳- Abdul Hamid A. Abu Sulayman, The Islamic Theory of International Relations, IIIT, Herndon, 1987, P.2
۳۴- ہفت روزہ المجتمع کویت، شمارہ ۱۱۵۲، ۶/ جون ۱۹۹۵ء، ص ۲۲
۳۵- ہفت روزہ المجتمع ۱۱۶۲، ۱۵/ اگست ۱۹۹۵ ص ۴۱
۳۶- محمد اشرف علی، محمد قطب۔ مساهمته فی النثر العربی الحديث، غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ، زیر نگرانی ڈاکٹر صلاح الدین عمری، شعبہ عربی علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، ۱۹۹۵ء
۳۷- زینب الغزالی، ایام من حیاتی، بیروت دار القرآن الکریم، للعنایہ بطبعہ ونشر علومہ، ص ۱۷۰-۱۷۱
۳۸- قطب عبد الحمید قطب، خطب الشيخ محمد الغزالی فی شئون الدین والحیاة، دار الاعتصام، قاہرہ، ۱۹۸۷ء، الجزء الاول ص ۱۳-۱۷
۳۹- The Oxford Encyclopedia of the Modern-Islamic World, vol. 1V, p.71-72
۴۰- عبد البدیع صقر، کیف ندعو الناس، المکتب الاسلامی، بیروت، طبع ششم، ۱۹۷۷ء، ص ۱۰ و ۱۶۵۔
۴۱- المجتمع کویت، شمارہ ۱۲۳۹، ۲۵/ فروری ۱۹۹۷ء، ص ۳۴-۳۷۔
۴۲- " ۱۲۷۰، ۷/ اکتوبر ۱۹۹۷ء ص ۵۱۔
۴۳- " ۱۳۲۶، ۱۷/ نومبر ۱۹۹۸ء، ص ۴۸-۵۰۔
۴۴- عبیداللہ فہد فلاحی، اخوان المسلمون، القلم پبلی کیشنز ۲۰۱۱ء ص ۲۰۹-۲۴۳۔